سورۃ الحجرات 49

آیت نمبر 9

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا
عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ

اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کروا دو پھر اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ کے خلاف لڑو یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کروا دو۔ انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

و ← اور

اِنْ ← اگر

دو مثنیٰ تثنیہ کی علامت	جمع کی علامت
ا	وا
ان	و ن
ین	ینَ

طآئِفَتٰنِ ← طائفۃ + ان ← دو

طائفۃ ← چھوٹا گروہ

کسی کلمے کے آخر پر

ا
ان
ین

آجائے تو عدد میں دو یعنی مثنیٰ یا تثنیہ کی علامت ہیں اور اگر ین پر زبر آجائے تو یہ جمع کی علامت ہوتی ہے۔

طآئِفَتٰنِ ← دو چھوٹے گروہ

مِنَ ← سے اردو میں مستعمل ہے۔

الْمُؤْمِنِيْنَ ← ال + مومن + ین ← جمع کی علامت

ال ← خاص

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اگر مومنین کے دو گروہ

اِقْتَتَلُوْا ← اِقْتَتَلَ +وا ← جمع کی علامت

جتنے کلمات اِفْتَعَلَ کے وزن پر ہیں ان میں باہم اشتراک کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے اِشْتَرَكَ

فَعَلَ ← اِفْتَعَلَ

قَتَلَ ← اِقْتَتَلَ

اس نے قتل کیا — انہوں نے باہم قتال کیا ← فعل قتل ہیں اشتراک کیا

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں۔

جمع کی علامت

فَاَصْلِحُوْا ← فَ + اَ + صُلِحُ + وا

پس + امر + اصلاح (درستگی)

پس تم سب صلح کروادو

اسم نکرہ اسم معرفہ

بَيْنَهُمَا ← بین + ھما

بین ← درمیان

ھما ← دونوں

ھما ← ضمائر معرفہ ہوتے ہیں

ہ
ھا
ھما
ھم
ھن

دو اسماء ساتھ ساتھ ہوں پہلا اسم نکرہ اور دوسرا اسم معرفہ ہو

تو ترجمہ کرتے ہوئے کا۔ کے۔ کی کا اضافہ کر دیتے ہیں۔

دونوں کے درمیان

فَاِنْ ← فَ + اِنْ

فَ ← پس

اِنْ ← اگر

بَغَتْ ← بَغَ + تْ ← وہ گروہ بغاوت کرے

بَغَ ← باغی ← زیاتی و ظلم کرنے والا

تْ ← غائب مونث کی علامت

کلمے کے آخر پر

		كَتَبَ	اس ایک مذکر نے لکھا
تْ	غائب مونث کی علامت (وہ مونث)	كَتَبَتْ	اس ایک مونث نے لکھا
تُ	متکلم کی علامت ہے (میں)	كَتَبْتُ	میں نے لکھا
تَ	مخاطب مذکر کی علامت کے لیے (آپ مذکر)	كَتَبْتَ	تو ایک مذکر نے لکھا
تِ	مخاطبہ کی علامت ہے (آپ مونث)	كَتَبْتِ	تو ایک مونث نے لکھا

بَغَتْ ← اس ایک مونث نے بغاوت کی

اِحْدٰ هُمَا ← احد + ھما آحد کی مونث ہے احدی

ایک دونوں ← دونوں میں سے ایک

1 علی ھذا القیاس اسپر قیاس

2 علی الترتیب اس ترتیب پر

عَلَی ← پر ← اوپر ← علی الاعلان

آخر کا عکس ہے اوّل

الْاُخْرٰی ← آخر ← اُخْرٰی ← مونث

↓

دوسرا

فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰ هُمَا عَلَی الْاُخْرٰی پس اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے

فَقَاتِلُوْا

ف + قا تل + وا

پس قتال کرو جمع کی علامت

پس تم سب قتال کرو

التی جوگروہ۔طائفة عربی میں مونث ہے اس لیے التی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

بَغَى ← يَبْغِىْ ← بغاوة ← بغاوت اردو میں مستعمل ہے۔

تَبْغِى ← ت + بغى ← جو گروہ بغاوت کرتا ہے یا کرے گا

مونث باغی

پہلے ہم نے پڑھا تھا فعل سے پہلے آنے والا۔ت۔ فعل مضارع اور مخاطب کی علامت ہے۔ آپ ایک اور قاعدہ پڑھتے ہیں فعل اگر کسی مونث سے متعلق ہو تو اس کے آغاز میں۔ت۔کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ (اور مونث علامت مضارع ہے۔ پس اس گروہ سے لڑو جو بغاوت کرتا ہے

(گروہ) عربی میں چونکہ مونث ہے اس لیے علامت۔ت۔ فعل کے شروع میں آئی ہے۔

حَتّٰی ← یہاں تک کہ

فاءَ ← یَفِیۡءُ

تَفِیۡٓءَ ← ت + فئی ← وہ گروہ پلٹ آئے

ت ← مونث کی علامت

فئی ← فآء

فیر آ ← واپس آئے

پنجابی میں مستعمل ہے

اِلٰٓی ← کی طرف

اَمۡرِ اللّٰہ ← امر + اللہ ← اللہ کے حکم

امر ← حکم

اللہ ← اللہ

دونوں کلمات اردو میں مستعمل ہیں

حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہ

یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئیں

فَاِنْ ← پس اگر

فَآءَتْ ← فَآءَ + تْ ← پس وہ گروہ واپس پلٹ آئے

فَآءَ ← فیر آئے (پلٹ آئے)

تْ ← علامت مونث

فَاَصۡلِحُوۡا ← پس تم سب صلح کروادو

بَیۡنَهُمَا ← دونوں کے درمیان

بِالۡعَدۡلِ ← ب+ال+عدل ← عدل کے ساتھ

کے ساتھ خاص عدل اردو میں مستعمل ہے

عدل ← جھگڑوں کو نبٹانے کے لیے اللہ نے جو قوانین بنائے ہیں

فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ

پس ان دونوں گروہوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کروادو

وَ ← اور

بمعنی نصف نصف کرنا۔ برابر برابر کرنا اردو میں مستعمل ہے۔

اَقْسِطُوْا ← اَ + قْسِطُ + وْا ← انصاف کرو

امر انصاف جمع کی علامت

وَ اَقْسِطُوْا اور تم سب انصاف کرو

اِنَّ اللّٰہَ ← بیشک اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ ← ی + حب ← پسند کیا ← وہ پسند کرتا ہے

فعل مضارع کی علامت

اردو میں مستعمل ہے

زمانہ حال

زمانہ مستقبل

يُحِبُّ	وہ محبت کرتا ہے یا کرے گا
تُحِبُّ	تو محبت کرتا ہے یا کرے گا
أَحِبُّ	میں محبت کرتا ہوں یا کروں گا
نَحِبُّ	ہم محبت کرتے ہیں یا کریں گے

الْمُقْسِطِيْنَ ← ال + م + قسط + ین انصاف کرنے والے

خاص والا انصاف جمع کی علامت

نوٹ اگر کلمے کا آغاز "م" کے کلمے سے کریں (مطیع) تو مراد ہو گی اطاعت کرنے والا
اسی طرح قسط بمعنی انصاف اور مقسط سے مراد انصاف کرنے والا اور المقسط سے
مراد حقیقی انصاف کرنے والا اور الْمُقْسِطِيْنَ حقیقی انصاف کرنے والے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں

سورۃ الحجرات 49

آیت نمبر 9

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا
عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ

اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کروا دو پھر اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ کے خلاف لڑو یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کروا دو۔ انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔